شریعتِ اسلامی کی روشنی میں ورچوئل کرنسی کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of Virtual Currency in the Light of Islamic Law

Muhammad Suleman Khan
PhD Scholar, Department of Islamic Studies
Federal Urdu University of Arts,
Science and Technology, Karachi
Email: m.sani@fuuast.edu.pk
Dr. Hafiz Muhammad Sani
In-charge Dean,
Faculty of Arabic and Islamic Studies,
Federal Urdu University of Arts,
Science and Technology, Karachi

Abstract:
Virtual and cryptocurrency is a currency made of a digital bar that has no sensory method of measurement, that is, it has no physical existence, but rather the method of viewing and verifying it is related to the blockchain, a scientific technology. It is beyond the control of any government and government and is used for direct online transactions and cryptography is used for its security. It is completely stored in a computer database, a copy of which is held by all participants in the network. Unlike traditional banks, it allows for immediate and easy transactions and payments with other countries, and at the same time, the person is also saved from the fees of paying currency in transactions and is also saved from the hassle of a servant or bank in the middle. Since the status of this currency is still questionable from a religious perspective, scholars issue fatwas that prohibit it or at least prohibit it so that no one is harmed. There are several reasons for its prohibition in Sharia law. The first is that it does not have the capacity to become property, because property must be among objects and things, but virtual currency is an intangible thing and has no sensory existence. The second reason is that virtual currency has not yet been legally accepted by Pakistan and other countries, and it is banned in Pakistan, and if something is prohibited by the law of the country for the benefit of the people, then it is also prohibited by Sharia law, because Sharia law is concerned with the law of the country. The third important reason is that the business that is done with it involves money on one side, while on the other side, i.e. the currency, there is only a barcode. There is no real currency, which is a form of forex trading in which

gambling and interest are found simultaneously. And the fourth important reason is that since this currency does not have any real existence, it became a fictitious currency, meaning that people understood that it was a currency, although in reality there is nothing like that, which is why the business related to it is purely fraudulent and Sharia prohibits the taking of someone's money by fraud.
Keywords: Islamic law, virtual currency, Sharia prohibits, cryptocurrency, Bitcoin, Blockchain, Digital Currency

تمہید:

عصر حاضر کے نئے مسائل میں سے ایک اہم اور ضروری مسئلہ "ورچوئل کرنسی"اور بٹ کوائن کا ہے۔ بٹ کوائن ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے، جو کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے میدان میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کرنسی کا دور جدید میں استعمال بہت زیادہ فروغ پا چکا ہے چند سالوں سے اس کرنسی کا استعمال بتدریج بڑھتا جارہا ہے، جب اس کا استعمال بڑھ گیا تو ظاہر ہے اس کی مانگ اوراس کی قیمت بھی بڑھتی چلی جائے گی، لوگ زیادہ سے زیادہ ان کرنسیوں کے ذریعے کاروبار کر رہے ہیں، اس بحث میں انہی ورچوئل کرنسیوں کا شرعی نقطہ نگاہ سے جائزہ لینا ہمارا موضوع بحث ہے۔

جس طرح کہ ہمارے علم میں ہے کہ جیسے جیسے دنیا ترقی کرتی جاتی ہے تجارت ومعیشت اور جدید معاشی نظام میں نت نئے مسائل جنم لے رہے ہیں آج کل اس ترقی یافتہ دور کا جدید اور قابل ذکر اہمیت کا حامل مسئلہ ورچوئل کرنسی کا ہے، اس کرنسی کے حوالے سے مسائل اوراستفتاء کا سلسلہ جاری ہے۔ روزاس نئی کرنسی کی مختلف شکلیں سامنے آرہی ہیں اوراس حوالے سے نت نئے مسائل پیدا ہورہے ہیں، لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کرنسی کی شرعی حیثیت پر بحث کی جائے اوراس کی ویلیو متعین کی جائے اوراس کرنسی کی حقیقت کے بارے میں بحث کی جائے کہ اس کی کیا کیا شکلیں ہیں؟ اور شریعت مطہرہ کے فقہی اُصول کے مطابق اس کی حیثیت کیا ہے؟ اس کرنسی کے حوالے سے دیگر جدید مسائل کا شرعی نقطہ نگاہ سے حل ڈھونڈ کر اُمت مسلمہ کی رہنمائی کرنا دور جدید کا بنیادی تقاضا ہے، یہ وقت کے علماء کرام، دانشور حضرات اور محققین کا فریضہ ہے، ضرورت اس امر کی ہے کہ مختلف اندازواسالیب میں اس موضوع پر تحقیقی آرٹیکلز اور مقالے لکھے جائیں تاکہ اس کرنسی کے متعلق مفصل بحث کی جائے اوراس کی حلّت وحرمت کے حوالے سے تمام پہلو اُجاگر ہو جائیں اوراس حوالے سے دنیا کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی اُمت مسلمہ جس مشکل کا شکار ہے اس کا حل تلاش کیا جائے۔

ورچوئل کرنسی کا تعارف:

ورچوئل کرنسی کیا ہے؟ اس کی حقیقت وماھیت کس چیز پر مشتمل ہے ؟اس کی جامع اور مانع تعریف کیا ہو سکتی ہے؟ در حقیقت ورچوئل اور کرپٹو کرنسی ایک ڈیجیٹل بار کی بنی ہوئی کرنسی ہے جس کے ناپ تول کا کوئی حسی طریقہ کار نہیں ہے یعنی اس کا کوئی حسی وجود نہیں ہے بلکہ اس کو دیکھنے اور پرکھنے کے طریقہ کار کا تعلق چین بلاک ایک سائنسی ٹیکنالوجی سے ہے یہ کسی حکومت اور سرکار کے کنٹرول سے ماوراء ہوتا ہے اور براہ راست آن لائن ادائیگیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے،اس کی سیکورٹی کے لئے کرپٹوگرافی استعمال ہوتا ہے یہ مکمل طور پر ایک کمپیوٹر ڈیٹا بیس میں محفوظ ہوتی ہے اور یہ کرنسی ذیلی یا مرکزی بینک کے ماتحت نہیں ہوتی ہے، یہ بلاک چین میں درج ہوتی ہے جس کی کاپی نیٹ ورک کے تمام شرکاء کے پاس ہوتی ہے، روایتی بینک کے برعکس یہ دیگر ممالک کے ساتھ لین دین میں اور اس کی ادائیگیوں میں فوری طور پر اور آسان انداز میں ہو جاتی ہے اور ساتھ ساتھ لین دین میں کرنسی کے ادائیگی کے فیس سے بھی بچ جاتا ہے اور درمیان میں کسی بندے یا بینک کی زحمت سے بھی بچ جاتا ہے۔

فن اقتصادیات کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو اس بارے میں حقیقت یہ ہے کہ اس فن کے ماہرین نے ورچوئل کرنسی کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں ان تعریفات میں سے چند ایک کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے، یہ وہ تعریفات ہیں جن کو راقم الحروف نے جامع سمجھا، ورنہ ویسے دیگر غیر جامع تعریفات بھی ہیں جن کا یہاں تذکرہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ چنانچہ اس حوالے سے انٹرنیشنل مونیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) کی ذکر کردہ تعریف کچھ یوں ہے:

"VCs are digital representations of value, issued by private developers and denominated in their own unit of account.1"

ترجمہ:

"ورچوئل کرنسیاں قیمت کا ہندسوں میں اظہار ہے، جنہیں عام لوگ بناتے ہیں اور ان کی اکائی میں ان کا اظہار ہوتا ہے۔"

یورپ کے مرکزی بینک ورچوئل کرنسی کی تعریف یوں کرتے ہیں:

"A virtual currency is a type of unregulated, digital money, which is issued and usually controlled by its developers and used and accepted among the members of a specific virtual community2".

ترجمہ: "ورچوئل کرنسی ایک ایسی زر ہے جو کہ ہندسوں کی شکل میں ہوتی ہے، اس پر کوئی قانون جاری نہیں ہوتا، اسے اس کے بنانے والے جاری کرتے ہیں اور عموماً وہی اس کا نظم چلاتے ہیں اور ایک مخصوص ورچوئل معاشرے اور سماج میں اسے قابل اور استعمال کیا جاتا ہے۔"

یورپین بینکنگ اتھارٹی اس کی تعریف یوں بیان کرتی ہے:

"VCs are defined as a digital representation of value that is neither issued by a central bank or public authority nor necessarily attached to a FC, but is used by natural or legal persons as a means of exchange and can be transferred, stored or traded electronically.3"

ترجمہ:

"ورچوئل کرنسی کی تعریف قیمت کے ایک ایسے ہندسوں میں اظہار کے طور پر کی جاسکتی ہے جسے نہ تو کسی مرکزی بینک یا سرکاری ادارے نے جاری کیا ہو اور نہ ہی وہ لازمی طور پر قانونی کرنسی کے منسلک ہو لیکن حقیقی یا قانونی صارفین ان کا استعمال ذریعہ مبادلہ کے طور پر کرتے ہوں اور اس کا انتقال حفاظت اور تجارت برقی ذرائع سے کیا جاتا ہو۔"

علمائے اقتصادیات اور معیشت کے ماہرین کی ان مذکورہ بالا تعریفات کا خلاصہ یہ ہے کہ:

1. اس کرنسی کو مخصوص لوگ اپنے طور پر جاری کرتے ہیں۔
2. یہ کرنسی کسی حکومت کی جاری کردہ نہیں ہوتی۔
3. یہ انٹرنیٹ میں باقاعدہ خاص منظم نظام سے وابستہ ہوتی ہیں۔
4. یہ اشیاء کی قیمت کا پیمانہ ہوتی ہیں۔
5. یہ کوئی حقیقی وجود نہیں رکھتی بلکہ مجازی طور پر اسے کمپیوٹر کی دنیا تک محدود ایک ڈیجیٹل بار کرنسی مانا جاتا ہے، بالفاظ دیگر یہ معنوی کرنسی ہے اس کا تعلق اجسام اور حسیات سے نہیں بلکہ اعراض سے ان کا تعلق ہوتا ہے۔
6. اس کرنسی کا تعلق محض انٹرنیٹ ہی سے ہے۔
7. اس کی حفاظت کا انتظام کسی حکومتی ادارے سے تعلق نہیں رکھتا۔

فی الحال اس کرنسی کی یہی حقیقت ہے اور یہ اسی حقیقت پر مشتمل ہے اس کرنسی کا جو ڈیجیٹل بار ہے اس کو پرکھنے اور سمجھنے کا ایک علیحدہ طریقہ کار ہوتا ہے جس پر اسے پرکھا جاتا ہے اور یہ ہر کسی کا کام نہیں ہے جیسا کہ عام

کرنسی، جس کی جانچ پرکھ دیکھنے اور ہاتھ لگانے سے تعلق رکھتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مذکورہ ورچوئل کرنسی میں عام طور پر لوگ غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ اس کرنسی کو دیکھنے اور جانچ پرکھ کا جو نظام ہے اس کو بلاک چین کہتے ہیں۔

ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت:

ورچوئل کرنسی کی شرعی حیثیت پر بحث سے قبل یہ ایک بات ذہین نشین کرانا ضروری ہے کہ اس وقت مروج ورچوئل کرنسی میں جو زیادہ شہرت یافتہ ہے اور جس کا رواج زیادہ ہے تو وہ بٹ کوائن ہی ہے بلکہ یہ کہنا مناسب ہو گا کہ ورچوئل کرنسی کی دنیا میں اس کی مثال سورج کی سی ہے اور باقی کرنسیاں ستاروں کی مانند ہیں، یہی وجہ ہے کہ عموماً لوگ بٹ کوائن ہی کو جانتے ہیں دیگر ورچوئل کرنسی سے عام طور پر بالکل ناواقف ہیں لہذا مقالے میں بیشتر اسی بٹ کوائن ہی کا تذکرہ ہو گا اور اسی کو بنیاد بنا کر دیگر کرنسیوں کی بھی شرعی حیثیت بیان کی جائے گی۔

مشہور زمانہ بٹ کوائن اور دیگر غیر حسی ورچوئل کرنسیوں میں پائی جانے والی خصوصیات کو مد نظر رکھتے ہوئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اور مروجہ کرنسی نوٹ میں شرعی لحاظ سے کافی کچھ امور کا خیال رکھنا ضروری ہے:

1. پہلی بات یہ کہ کیا ورچوئل کرنسی میں دیگر کاغذی کرنسی کی طرح ثمن اور مال ہونے کی صلاحیت ہے کہ نہیں؟
2. دوسری بات یہ کہ کیا اس کا کوئی حقیقی وجود ہے کہ نہیں؟
3. تیسری بات یہ کہ کیا اس کرنسی کے لین دین میں جوا اور قمار کا وجود تو نہیں؟

چنانچہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ بٹ کوئن یا کوئی بھی ڈیجیٹل کرنسی محض ایک فرضی کرنسی ہے، اس میں حقیقی کرنسی کے بنیادی اوصاف و شرائط بالکل نہیں پائے جاتے۔ آج کل بٹ کوائن یا ڈیجیٹل کرنسی کی خرید و فروخت کے نام سے نیٹ پر جو کاروبار چل رہا ہے، وہ محض دھوکہ اور فراڈ ہے، درحقیقت اس میں ثمن اور مبیع کی شرائط اور اوصاف نہیں پائی جاتی۔ اور دھوکے سے کسی کا مال کھانا شرعاً جائز نہیں ہے سورہ البقرۃ میں ارشادِ خداوندی ہے:

"لا تَأْكُلُوا أَمْوالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْباطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجارَةً عَنْ تَراضٍ مِنْكُمْ"4

ترجمہ:

"ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ، سوائے باہمی رضامندی سے تجارت کے۔"

علامہ بغوی اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

"ای بالحرام یعنی بالرباوالقماروالغصب والسرقة"5

ترجمہ:

"حرام سے مراد سود، جوا، غصب اور چوری ہے۔"

اور ساتھ ساتھ اس کرنسی سے جو کاروبار ہوتا ہے، اس میں بیع کے جواز کی شرعی شرطیں نہیں پائی جاتیں ہیں بلکہ در حقیقت یہ فاریکس ٹریڈنگ کی طرح سود اور جوے کی شکل ہے اور سود کے بارے میں تو شریعت مطہرہ کا ایک عمومی اُصول اور قاعدہ ہے کہ:

"وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبا"6

ترجمہ:

"اور اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔"

جب کہ جوئے اور قمار کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواإِنَّمَاالْخَمْرُوَالْمَيْسِرُوَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ"7

ترجمہ:

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، بیشک نشہ، جوا، پتھر کی قربان گاہوں پر [قربانی کرنا] اور طاغوت کے تیر شیطان کے کام سے ناپاک ہیں، اس لیے اس سے بچو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔"

اسی طرح رسول اکرم ﷺ کا جوئے کے بارے میں ارشاد گرامی ہے:

"انّ الله حرم على امتى الخمروالميسر۔"8

ترجمہ:

"اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب اور جوا حرام کیا ہے۔"

اور ورچوئل کرنسی میں قمار اور جوا اس طرح ہے کہ خریدنے والا کسی ملک کی کرنسی دے کر اس کے ذریعے ورچوئل کرنسی مثلاً بٹ کوائن خریدتا ہے اور پھر بٹ کوائن کو آگے فروخت کرتا ہے ان دونوں کرنسیوں کے درمیان میں جو فرق ہے وہ اس کا منافع ہے مگر کبھی اسے یہ منافع حاصل ہو جاتا ہے اور کبھی نفع کے بجائے نقصان ہوتا ہے اور اسی کو شریعت نے جوا کہا ہے، جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز کتاب ردالمحتار میں جوئے کی تعریف بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"لان القمارمن القمرالذى يزدادتارة وينقص أُخرى وسمى القمارقمارالان كل واحد من المقامرين ممن يجوزان يذهب ماله الى صاحبه ويجوز ان يستفيد مال صاحبه وهوحرام بالنص۔"9

ڈیجیٹل کرنسی کا معاملہ تاحال مشتبہ ہے اور مشتبہات کے بارے میں شریعت کا اٹل فیصلہ ہے کہ اس سے دور رہا جائے جیسا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ:

"النعمان بن بشير يخطب و(أهوى)بإصبعه إلى أذنيه يقول:سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول:الحلال بين والحرام بين،وبينهما أمور(مشتبهات)فمن اتقى الشبهات (استبرأ) لدينه (وعرضه)، ومن وقع في (الشبهات) وقع في الحرام"10

ترجمہ:

"نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے اور کانوں کی طرف انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے، اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں، جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچتا ہے وہ اپنے دین اور اپنی عزت وناموس کی حفاظت کرتا ہے، اور جو مشتبہ امور میں پڑ جاتا ہے وہ حرام میں پڑ جاتا ہے۔"

نیز یہ کہ ورچوئل کرنسی کی کوئی واضح صورت سامنے نہیں آئی ہے اور نہ ہی دنیا کے بیشتر ممالک اور ریاستوں نے اسے قابل اعتماد کرنسی قرار دیا ہے جس سے لوگوں کے مال کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے لہذا اس حوالے سے اس کرنسی کے استعمال اور باہمی لین دین میں تعاون کرنے سے اجتناب کرنے کی ضرورت ہے، ورنہ ظلم اور ناانصافی کا قوی اندیشہ ہے، اور گناہ اور ظلم کے کاموں میں تعاون کو اللہ تعالیٰ نے ممنوع قرار دیا ہے جیسا کہ سورہ المائدہ میں ہے:

" تَعاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوى وَلا تَعاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوانِ"11

ترجمہ:

"نیکی اور پرہیز گاری میں تعاون کرو لیکن گناہ اور زیادتی میں تعاون نہ کرو"۔

اور مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسے قانونی کرنسی کی حیثیت حاصل نہیں ہے اس لیے از روئے شریعت اس کی خرید وفروخت نیز اس کے ذریعہ کاروبار کی کسی بھی شکل سے گریز کرنا چاہیے۔

یہی فتوی علوم دینیہ کی معروف درس گا بنوری ٹاؤن کے فتاوی بینات میں بھی شائع ہو چکا ہے جس میں یہی تصریح کی گئی ہے کہ ورچوئل کرنسی کی حیثیت تاحال مشتبہ ہونے کی وجہ سے اس سے اجتناب کیا جائے۔12

جو رائے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے دارالافتاء کی ہے یعنی توقف، یہی رائے ماہرِ معیشت مفتی اعجاز احمد صمدانی کی ہے چنانچہ حضرت اس حوالے سے رقمطراز ہیں:

ورچوئل کرنسی کے بارے میں تین سوال اہم ہیں:

1. ثمن اعتباری ہونے کے جو شرعی تقاضے ہیں وہ اس کرنسی میں نہیں پائے جاتے ہیں؟
2. اس کرنسی کا تقوم کس اساس پر ہے یعنی کیا اس کی بنیاد کسی مادی شے پر ہے یا یہ محض اعتباری چیز ہے؟

3. .اس کی نگرانی کا نظام کیا ہو گا جو اس کے اعتباری ہونے کی نگرانی رکھے تا کہ ضیاع اموال الناس کا خطرہ نہ ہو؟

ان تینوں کا جواب یہ ہے کہ ثمن اعتباری کیلئے اصل چیز اعتبار ہے، اس کا حسی شے ہونا نہیں۔ آج بھی کاغذی کرنسی اعتبارِ معتبِر (معتبِر = اسم فاعل) کی وجہ سے نوٹ ہے ورنہ اس کی مادی حیثیت و قیمت کچھ بھی نہیں ہے۔

لہذا اگر اعتبارِ معتبِر کسی غیر حسی چیز کے ساتھ قائم ہو تو اس کے بھی کرنسی کہلانے میں کوئی مانع شرعی نہیں پایا جاتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اعتبارِ معتبِر میں معتبِر سے مراد کیا ہے؟ یعنی کیا شریعت نے متعین طور پر ایسی کوئی ہدایت دی ہے جس کے تحت یہ کہا جاسکے کہ اس کا اعتبار کرنے سے معنوی کرنسی وجود میں آسکتی ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ متعین طور پر ایسا اختیار کسی خاص فرد، مجموعہ افراد یا ادارے کو نہیں ہے البتہ حکمِ حاکم اور تعامل الناس یہ دونوں چیزیں تقوم پیدا کر دیتی ہیں یعنی ان دونوں کا ثمن اعتباری کی تخلیق میں عموماً کردار ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ ورچوئل کرنسی کا آغاز تو تعامل الناس سے ہوا ہے یعنی کچھ لوگوں نے اس کو قبول کرنا شروع کیا تو تعامل قائم ہو گیا، البتہ اب حکومتیں بھی اس سلسلے میں کام شروع کرنا چاہ رہی ہیں. ویسے بھی پلاسٹک منی یا کارڈ کا استعمال حسی کرنسی کے کم استعمال کی طرف پہلا قدم تھا اور اب اس طرح کی کرنسی جاری کرنے سے یہ کام اور جلدی ہو گا. کارڈ کا کام بینکوں کے ذریعے اور بالواسطہ طور پر تھا کہ وہ نقود کو رکھ کر جاری کیا جاتا ہے، جب کہ یہ کرنسی براہ راست افراد کو جاری ہو گی۔

3. یہ بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ اس کی نگرانی اور دھوکہ دہی سے بچنے کا کیا نظام ہے؟

تو ایک تو یہ کہ ورچوئل کرنسی میں بلاک چین ٹیکنالوجی کا استعمال ہے جس کی وجہ سے ایک سے زائد جگہ اس کا ڈیٹا محفوظ ہو گا۔ دوسرا یہ کہ اب حکومتیں اس کرنسی کی نگرانی کا نظام وضع کر رہی ہیں جو رفتہ رفتہ بہتر ہوتا جائے گا۔

تیسرا یہ کہ اس کے جواز کا فتوی دیتے وقت یہ شرط بھی لگانی چاہیئے کہ جس ملک میں یہ قانوناً ممنوع ہو تو وہاں اس کا لین دین ناجائز ہو گا۔ یہ بات مد نظر رہے کہ یہ معاملہ ہنوز زیر تحقیق ہے البتہ بنیادی تصورات کی روشنی میں یہ جائز تصور لگتا ہے۔ امید ہے کہ اس تفصیل کی روشنی میں کچھ بات واضح ہو سکے گی۔13

خلاصہ بحث

ورچوئل اور کرپٹو کرنسی ایک ڈیجیٹل بار کی بنی ہوئی کرنسی ہے جس کے ناپ تول کا کوئی حسی طریقہ کار نہیں ہے یعنی اس کا کوئی حسّی وجود نہیں ہے بلکہ اس کو دیکھنے اور پرکھنے کے طریقہ کار کا تعلق چین بلاک ایک

سائنسی ٹیکنالوجی سے ہے، / یہ کسی حکومت اور سرکار کے کنٹرول سے ماوراء ہوتی ہے اور براہ راست آن لائن دائیگیوں کے لئے استعمال ہوتی ہے اس کی سیکورٹی کے لئے کرپٹوگرافی استعمال ہوتا ہے یہ مکمل طور پر ایک کمپیوٹرڈیٹابیس میں محفوظ ہوتی ہے جس کی کاپی نیٹ ورک کے تمام شرکاء کے پاس ہوتی ہے، روایتی بینک کے برعکس یہ دیگر ممالک کے ساتھ لین دین میں اور اس کی ادائیگیوں میں فوری طور پر اور آسان انداز میں ہو جاتی ہے اور ساتھ ساتھ آدمی لین دین میں کرنسی کی ادائیگی کی فیس سے بھی بچ جاتا ہے اور درمیان میں کسی بندے یا بینک کی زحمت سے بھی بچ جاتا ہے، شرعی لحاظ سے چونکہ اس کرنسی کی حیثیت تاحال مشتبہ ہے، اس لئے علماء اس کے ناجائز یا ممانعت کا فتوی دیتے ہیں تاکہ کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے، اس کی ممانعت کی شرعَ اکئی وجوہات ہیں، پہلی یہ کہ اس میں مال بننے کی صلاحیت موجود نہیں ہے کیونکہ مال کا اعیان اور اشیاء میں سے ہونا ضروری ہے مگر ورچوئل کرنسی غیر محسوس چیز ہے، اس کا کوئی حسی وجود نہیں ہے دوسری وجہ یہ کہ ورچوئل کرنسی کو تاحال پاکستان اور دیگر ممالک نے قانونی طور پر قبول نہیں کیا ہے، پاکستان میں اس پر پابندی عائد ہے اور شرعَ اجو چیز ملک کے قانون میں عوام کے مفاد کی خاطر ممنوع ہو وہ شرعَ ابھی ممنوع ہوتی ہے کیونکہ اسلامی شریعت ملک کے قانون کا خیال رکھتی ہے، تیسری اہم وجہ یہ ہے کہ اس کے ذریعے جو کاروبار ہوتا ہے اس میں ایک طرف سے مال ہوتا ہے جب کہ دوسری طرف یعنی کرنسی کی طرف سے صرف بار کوڈ ہوتا ہے، کوئی باضابطہ اور موجود کرنسی نہیں ہوتی جو کہ فاریکس ٹریڈنگ کی ایک شکل ہے جس میں بیک وقت جوا اور سود پایا جاتا اور چوتھی اہم وجہ یہ ہے کہ چونکہ اس کرنسی کی کوئی حقیقی وجود نہیں ہے لہذا یہ ایک فرضی کرنسی ہوئی یعنی عام طور پر لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ کرنسی ہے، حالانکہ حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس کی وجہ سے اس سے متعلق کاروبار محض دھوکہ ہے اور شرعَ اکسی کا مال دھوکے سے کھانے کی ممانعت ہے۔

تجاویز و سفارشات:

1۔ جس چیز کا حسی وجود ہو وہی اصل سرمایہ ہے، لہٰذا کرنسی ایسی چیز کو بنایا جائے جو حسی وجود رکھتی ہو، اور ہر شخص بآسانی اس پر قبضہ کر سکتا ہو۔

2۔ غرر، دھوکہ اور فراڈ پر مشتمل لین دین سے بچا جائے، اور ایسی قانون سازی کی جائے جس سے ان امور کا سدِباب ہو سکے۔

3۔ ڈیجیٹل کرنسی چونکہ کسی حکومت کی سرپرستی میں نہیں ہوتی، بلکہ آزادانہ کرنسی ہوتی ہے، جس کی بناء پر اس میں دھوکہ دہی اور فراڈ کا اندیشہ غالب ہے، اس لئے حکومتوں کی ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ اس حوالے سے واضح پالیسیاں بنائیں، اور لوگوں کے اموال کا تحفظ کریں۔

4۔ اسلامی قوانین کے پیشِ نظر اس لین دین سے اجتناب ضروری ہے جس میں غیر یقینی صورتحال ہو، اور دھوکہ وفریب پر مشتمل ہو۔

5۔ نوجوانوں کی کثیر تعداد کرپٹو کرنسی اور آن لائن گیمز کی طرف مائل ہے، اس حوالے سے ان کی صحیح تربیت اور راہنمائی کی جائے، تاکہ وہ مفید اور صحیح کاموں میں اپنے اوقات صرف کریں، اور دینی ودنیوی نقصانات سے بچ سکیں۔

حواشی

1. International Monetary Fund:Virtual Currencies and Beyond: Initial Considerations, Page 7, Published: 2016
2. European Central Bank: Virtual Currency Schemes, Page 13, Published: Oct 2012
3. European Banking Authority: EBA Opinion on virtual currencies,Page:11, Published: 2014
4. سورۃ البقرۃ:2:188
5. بغوی، امام، محی السنہ حسین بن مسعود، معالم التنزیل، دار الطیبہ، بیروت، 1430ھ، ج:2، ص:50
6. سورۃ البقرۃ:2:275
7. سورۃ المائدۃ:5:90
8. احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث:۶۵۱۱، مکتبہ العلمیۃ، بیروت، ج:2، ص:351
9. شامی، ابن عابدین، رد المحتار، کتاب الحظر والإباحۃ، باب الاستبراء، فصل فی البیع، مکتبۃ زکریا، دیوبند، ج:9، ص:577
10. ابن ابی شیبہ، محمد بن ابی شیبہ، المصنف، کتاب البیوع، باب اکل الربا وما جاء فیہ، 23404، دار الکنوز، ریاض، 2015ء، ج:12، ص:229
11. سورۃ المائدۃ:5:2
12. ماہنامہ بینات، بنوری ٹاون، 27 فروری 2019ء، فتویٰ نمبر:120706، ص:67
13. http://www.suffahpk.com/bitcoin-creptu-currency